REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۲ صلح ۱۳۴۰ ہش ۔ ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۱ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

حضور کو کل کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے احباب جماعت شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

پاکستان اپنی معیشت کو ترقی دینے میں ناکام رہا تو سارا ایشیا آزاد دنیا کے ہاتھ سے جاتا رہیگا

ہمبورگ کے ایوان تجارت سے خطاب کرتے ہوئے صدر ایوب کا انتباہ

ہمبورگ (مغربی جرمنی) ۲۱ جنوری۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ مغربی جرمنی اور آزاد دنیا کو نہ صرف اقتصادی وجوہ کی بنا پر پاکستان کے ترقیاتی پروگراموں کے لئے امداد دینی چاہیئے بلکہ سیاسی اور فوجی اہمیت کے پیش نظر بھی مدد دینی چاہیئے۔ صدر ایوب نے کل فری سٹی میں ایوان تجارت ہمبورگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا اگر پاکستان اپنی معیشت کو ترقی دینے کی کوشش میں ناکام ہوگیا۔ تو سارا ایشیا آزاد دنیا کے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ پاکستان اس بات کا تہیہ کر چکا ہے کہ وہ ناکام نہیں ہوگا۔ اور مشکلات سے نہیں گھبرائے گا۔ لیکن اگر اس کے دوستوں نے اسے مدد دی۔ تو وہ اپنی ترقی کی رفتار کو بڑھا سکے گا۔

اس سے پہلے صدر محمد ایوب خاں کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایوان تجارت ہمبورگ کے صدر مسٹر وان شروڈر نے کہا جرمنی میں ہم یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہم ایک ناقابل تقسیم دنیا میں رہ رہے ہیں۔ موجودہ دور میں قومیں جغرافیائی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ نظریاتی نقطہ نظر سے کام کرتی ہیں۔ پاکستان ایشیا میں جمہوری سکول کے لئے امید کا مرکز رہا ہے۔ صدر پاکستان ہمبورگ کے صنعت کاروں کو ان کے ملک کی ترقی میں حصہ لینے کے لئے تیار پائیں گے مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب کی سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر فوفر نے کہا جرمن یہ محسوس کرتے ہیں کہ بے چینی اور بے اطمینانی کے اس دور میں پاکستان دنیا کے اس حصے میں ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑا ہے۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ جرمن قوم اس نئے ملک کو تیزی کے ساتھ صنعتی ترقی دینے کے لئے اس کی خواہش پوری کرے گی۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۲۱ جنوری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت درد نقرس اور کھانسی کی تکلیف کے باعث تاحال ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں ؛

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۱ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی طبیعت گردے کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آرہی ہے گو ضعف میں پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ احباب جماعت کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ میں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

ریلوے اور پولیس کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں

ملک کی نامور ٹیموں اور ان کے چند کھلاڑیوں کی طرف سے انتہائی گرمجوشی کا مظاہرہ

ربوہ ۲۱ جنوری۔ کل یہاں تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے روز فائنل مقابلے میں پہونچنے کے لئے ملک کی نامور ٹیموں نے انتہائی گرمجوشی اور سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ نہایت اونچے پایہ کا معیاری کھیل دیکھنے میں آیا بلکہ ٹورنامنٹ کے آخری مرحلہ کی راہ بھی متعین ہوگئی چنانچہ کلب سیکشن میں بالآخر ریلوے اور پولیس کی ٹیمیں فائنل میں پہونچ گئی ہیں۔

کل کلب سیکشن کے چھ جاندار میچوں کے علاوہ کالج سیکشن میں آٹھ اور سکول سیکشن میں دو میچ کھیلے گئے۔ ایسا ہی ہر دو سیکشنوں کے فائنل مقابلے علی الترتیب دیال سنگھ کالج لاہور اور اسلامیہ کالج لاہور کے درمیان اور سی۔ ٹی۔ آئی سکول سیالکوٹ اور پی۔ اے۔ ایف پبلک سکول سرگودہا کے درمیان ہو رہے ہیں۔

کل مجموعی لحاظ سے جو سولہ میچ کھیلے گئے۔ ان کے نتائج درج ذیل ہیں۔

کلب سیکشن :-

(۱) ہمبٹے سپورٹس کراچی بالمقابل وائی ایم سی اے لاہور ۶۹-۴۶

(۲) سی۔ ٹی۔ آئی بالمقابل ٹی آئی کلب ۴۲-۳۶

(۳) پولیس بالمقابل ایگریکلچر کالج لائل پور ۷۲-۲۶

(۴) ریلوے بالمقابل برادرز ۵۹-۵۱

(۵) ہمبٹے سپورٹس بالمقابل ایگریکلچر کالج ۵۸-۴۸

(۶) پولیس بالمقابل وائی ایم سی اے ۵۲-۳۲

کالج سیکشن :-

(۱) ٹی۔ آئی۔ کالج (بی) ربوہ بالمقابل گورنمنٹ کالج لاہور ۷۳-۳۱

(۲) دیال سنگھ کالج لاہور بالمقابل گورنمنٹ کالج لائل پور ۶۲-۳۴

(۳) اسلامیہ کالج لاہور بالمقابل ایف۔ سی کالج لاہور ۲۱-۱۷

(۴) ایگریکلچر کالج لائل پور بالمقابل ٹی۔ آئی کالج (اے) ربوہ ۴۱-۲۱

(۵) ٹی۔ آئی کالج (بی) ربوہ بالمقابل گورنمنٹ کالج لائل پور۔ (واک اوور)

(۶) دیال سنگھ کالج لاہور بالمقابل گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ ۵۴-۲۰

(۷) گورنمنٹ کالج سرگودہا بالمقابل ایگریکلچر کالج لائل پور ۴۷-۳۷

(۸) ایف سی کالج لاہور بالمقابل ٹی۔ آئی کالج (اے) ۳۴-۳۰

(باقی صفحہ ۸ پر)

ٹورنامنٹ کے فائنل میچ آج ایک بجے شروع ہو رہے ہیں

تقسیم انعامات کی رسم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ادا فرمائیں گے

ربوہ ۲۱ جنوری تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے فائنل میچ آج مورخہ ۲۲ جنوری بروز ہفتہ ایک بجے بعد دوپہر سے شروع ہو رہے ہیں جس میں سکول، کالج، اور کلب سیکشنز کے چیمپئنز کا فیصلہ ہوگا۔ آج ۴ بجے شام فائنل میچوں کے اختتام پر تقسیم انعامات کی رسم محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ادا فرمائیں گے ؛

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء

مسلمانوں کی طاقت

چند روز ہوئے م۔ ش نے اپنے ہفت روزہ "اقدام" کی ایک اشاعت میں لاہور کی ڈائری کے زیر عنوان یہودیوں کی متحدہ طاقت کے متعلق لکھا کہ :۔

"برطانیہ کے اخبارات نے یہ انکشاف کیا ہے کہ جو ایک بات مسٹر فل برائٹ (جو تعلقات خارجہ کمیٹی کے پردھان ہیں) کے راستے میں ان کے سیکرٹری آف سٹیٹ نامزد کئے جانے میں حائل ہوئی وہ ان کی یہ شہرت تھی کہ وہ اسرائیل کے مقابلہ پر عربوں کے حامی شمار ہوتے تھے۔ امریکہ کے یہودی حلقوں نے (ان کی طاقت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے) مسٹر فل برائٹ کے خلاف اپنی رائے کا اظہار کر دیا تھا۔ اور صدر منتخب کو فل برائٹ کے ساتھ گہرے تعلقات کے باوجود (اور شاید ان کی موزونیت کے باوصف) سیکرٹری آف سٹیٹ کے کلیدی عہدے کیلئے مقابلۃً ایک غیر معلوم شخص کو نامزد کرنا پڑا۔"

اسکے بعد آپ امریکہ کو بدیں الفاظ انتباہ کرتے ہیں :۔

"اگر امریکہ میں یہودیوں کی اتنی ہی منظم طاقت ہے جس کی طرف برطانیہ کے اخبارات نے اشارہ کیا ہے تو پھر اس پر تعجب کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ مسلم دنیا آہستہ آہستہ مغرب سے مایوس ہوتی جا رہی ہے۔ امریکہ کے لوگ جو اپنی دولت اور طاقت کے نشہ میں دھت ہیں دنیا کے ۴۵ کروڑ مسلمانوں کی طاقت کو انڈر ریٹ کر کے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑا چلا رہے ہیں۔"

اسی طرح آپ نے عیسائیوں کے اتحاد کے متعلق لکھا ہے کہ :۔

"برطانیہ کے لاٹ پادری ڈاکٹر فشر نے جو چرچ آف انگلینڈ کے سربراہ ہیں۔ حال ہی میں اپنے عقیدے کی مکمل ضد یعنی پوپ سے پہلے روم میں ملاقات کی اور پھر گریٹ گریک چرچ کے سربراہوں سے استنبول اور ایتھنز میں ملاقاتیں کیں۔ لاٹ پادری اور پوپ میں ملاقات اس لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے کہ گذشتہ کئی صدیوں میں چرچ کے ایسے دو سربراہوں کے درمیان ایسی ملاقات نہیں ہوئی۔"

پھر آپ لکھتے ہیں :۔

"مجھے عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے درمیان ان کے مذہبی عقائد میں اختلاف کا علم نہیں لیکن جو میں نے سن رکھا ہے وہ یہ ہے کہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹوں کے درمیان بعد المشرقین ہے لیکن اس کے باوجود پوپ اور لاٹ پادری میں نہ صرف ملاقات ہوئی بلکہ دونوں نے ایک دوسرے کو تحائف بھی پیش کئے۔ اخبارات کی قیاس آرائیوں کے مطابق لاٹ پادری کی یہ خواہش ہے کہ عیسائیوں کو عقائد میں بعض بنیادی اور فروعی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کے قریب لایا جاسکے تاکہ آنے والے دور میں عیسائیت کے خلاف جو چیلنج بھی جس طرف سے پیش ہو اس کا متحدہ طور پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جا سکے۔"

یہ تو مذاہب کے متعلق ہے م۔ش صاحب نے انہی کالموں میں کمیونسٹوں کی مختلف پارٹیوں کے باہمی اتحاد کا ذکر کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ :۔

"اب آئندہ تین سال کے لئے یہ ۸۱ کمیونسٹ پارٹیاں اسی متفق علیہ منشور کے مطابق کام کرتی رہیں گی۔ اور تین سال کے بعد جب ترنگے کے نیچے بین الاقوامی اکٹھ ہوگا تو کمیونزم تمام ملکوں میں زیادہ جاندار زیادہ متحرک اور زیادہ کام کرنے والی پارٹیوں میں تبدیل ہو چکی ہوگی۔"

اگرچہ م۔ش صاحب نے اوپر امریکہ کو ۴۵ کروڑ مسلمانوں کی قوت سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انہی کالموں میں مسلمانوں کی کمزوری اس طرح بیان فرماتے ہیں :۔

"ان کے برعکس دنیا کے پینتالیس کروڑ مسلمان ہیں جو شرقاً غرباً اور سبتے اور کھبتے نہایت زرخیز علاقوں پر مشتمل ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں عقیدے کے لحاظ سے یہ تمام مسلمان ایک خدا، ایک قرآن اور ایک رسول کو مانتے ہیں اور ایک ہی کعبے کی طرف جھک کر خدا کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ ان پینتالیس کروڑ مسلمانوں کے پاس مادی وسائل کے علاوہ توحید، رسالت اور آخرت کے عقیدے کی شکل میں ایک معجزنما طاقت ہے جس کو اپنی عملی زندگی میں طاری کرنے سے افراد اور قومیّت کی یکایک کایا پلٹ سکتی ہے لیکن

نہ ناصر کو اور نہ ابن سعود کو
نہ ظاہر شاہ کو اور نہ ایوب کو
نہ سکارنو کو نہ شاہ محمد کو

اس بات کا خیال آتا ہے کہ وہ پینتالیس کروڑ مسلمانوں کو بطور ایک بین الاقوامی طاقت کے فروغ دینے کے لئے کسی جگہ مسلمان ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بلا سکیں۔"

ان بڑے بڑے مسلمان سیاسی لیڈروں سے مایوس ہو کر پاکستان کے علماء کی طرف رجوع فرماتے ہیں اور لکھتے ہیں :۔

"اسکو تو چھوڑیئے شاید ایسی کانفرنس کے انعقاد میں بعض بین الاقوامی پیچیدگیاں سدّ راہ ہوں لیکن خود پاکستان کے مسلمانوں کی راہ میں وہ کونسی دقتیں حائل ہیں جن کی بناء پر لاہور یا کراچی یا ڈھاکہ میں قرآن کی تبلیغ و اشاعت کے لئے مستند علماء پر مشتمل ایک ادارے کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکتا جس میں مولانا مودودی، مولانا احتشام الحق مولانا غلام احمد پرویز اور مولانا احمد علی۔ حتّٰی کہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے امیر یکجا ہو کر قرآن کی تعلیم کو تجارتی حدود سے اوپر رکھتے ہوئے عام کر سکیں۔ سچ مچ لطف ہی آجائے اور اگر کوئی عالم اسلام اسی قسم کی مجلس کی کنوینگ کے فرائض انجام دینے کا تہیّہ کرے ایسے کام کے لئے میں اپنی خدمات بطور ایک چپڑاسی کے ہر وقت پیش کرنے کو تیار رہوں۔"

ہم نے م۔ش صاحب کی تقریباً تمام ڈائری یہاں نقل کر دی ہے تاکہ جو بات آپ کے دل کی گہرائیوں میں تلملا رہی ہے وہ آپ کے الفاظ ہی میں سامنے آجائے مختصراً آپ کو یہ تڑپ ہے کہ ۴۵ کروڑ مسلمان ایک بنیان مرصوص بن کر دنیا کے میدان میں اس طرح نکلیں کہ امریکہ اور دیگر اقوام کو ان کا وزن محسوس ہونے لگے اور کم از کم جس طرح یہودی امریکہ اور برطانیہ ایسے طاقتور ملکوں کی سیاست میں اپنی اہمیت محسوس کرا سکتے ہیں۔ اسی طرح عالم اسلام بھی متحدہ طاقت بن کر اپنی اہمیت جتا سکے تاکہ یہ بڑے بڑے ممالک فیصلہ کرتے وقت کوئی ایسا اقدام نہ کر سکیں جو اتنی بڑی قوت کو ناراض کرنے والا ہو۔

ہم م۔ش سے اس معاملہ میں لفظ بہ لفظ متفق ہیں اور یہ امر واقعی الم انگیز ہے کہ ۴۵ کروڑ مسلمانوں کے مقابلہ میں امریکہ اور برطانیہ جیسی حکومتیں یہودیوں سے لرزاں ہیں اور ان کو کسی طرح ناراض نہیں کرنا چاہتیں ہمیں اسکی وجہ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں گو یہودیوں کا اثر اتنا گہرا ہے لیکن بطور ایک مسلمان کے ہمیں رنج ضرور ہے کہ حالانکہ مراکو سے لیکر چین تک اور روس سے لیکر انڈونیشیا تک مسلمان ہی مسلمان آباد ہیں۔ ان میں سے بہت سے آزاد ممالک ہیں۔ دوسری طرف وہ افریقہ میں بھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ اور دنیا کے باقی ممالک میں بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ پھر بھی دنیا کی سیاست میں وہ کوئی وزن نہیں رکھتے اور بڑے بڑے ملک ان کی اتنی پرواہ نہیں کرتے جتنی کہ مثلاً وہ یہودیوں کی کرتے ہیں اور عربوں کے مقابلہ میں ان کو ترجیح دیتے ہیں جہاں تک ہم نے غور کیا ہے اسکی وجہ مذہب ہے یورپین ممالک اور امریکہ کی حکومتیں اگرچہ سیکولر کہلاتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان اقوام کا مذہب عیسائیت ہے اور وہ اسلام کی ابتداء ہی سے مخالف چلی آتی ہیں۔ پادریوں نے ان کے دلوں میں اسلام کے متعلق سخت بدظنیاں پیدا کر دی ہوئی ہیں۔ اور چونکہ ابھی تک اسلام کی تبلیغ کما حقہٗ ان تک نہیں پہنچی اسلئے وہ ان غلط فہمیوں میں گرفتار چلی جاتی ہیں۔

اسلئے ہمارا خیال ہے کہ م۔ش صاحب اس نتیجہ پر پہنچنے میں حق بجانب ہیں کہ کم از کم پاکستان کے اہل علم حضرات کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ تاہم م۔ش صاحب سے اس امر میں متفق نہیں ہیں کہ چند علما جن کا انہوں نے نام لیا ہے ملکر کوئی تبلیغی ادارہ قائم کریں۔ ہم اس تجویز کے اسلئے خلاف ہیں کہ عملاً یہ تجویز ناقابل عمل ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ سب لوگ باوجود ایک خدا ایک رسول اور ایک کتاب رکھنے کے اسلام کا جدا جدا تصورات رکھتے ہیں اسلئے وہ کبھی متحد ہو کر کام نہیں کر سکتے۔ اصل چیز جسکی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں تبلیغ اسلام کا جوش پیدا ہو اور وہ اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے طریق اور خیال کے مطابق تبلیغ شروع کریں۔ اور صرف اس قدر کریں کہ ایک دوسرے کے کام میں مخل نہ ہوں۔ اور قرآن کریم کے اصول لا اکراہ فی الدین پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کو اپنے اپنے تصورات کے مطابق کام کرنے دیں۔ ایک دوسرے کو بچھاڑنے کی کوشش نہ کریں۔ جیسا کہ اب تک وہ کرتے چلے آئے ہیں۔ ہم کو اس امر سے تعجب نہیں ہے کہ م۔ش صاحب نے جماعت احمدیہ ربوہ کو اپنی تجویز میں شامل نہیں کیا۔ جماعت احمدیہ کے امام شروع ہی سے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن انہوں نے کبھی اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ کوئی انکا ساتھ دیتا ہے یا نہیں۔ وہ الٰہی فیصلہ کے مطابق شروع ہی سے اپنا کام کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پچاس ساٹھ سال کے عرصہ میں انہوں نے اپنی بساط سے بڑھ کر کامیابی

ختم نبوت کی دائمی برکات

تقریر مولانا عبدالمالک خان صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۰ء

(۴)

نیز فرمایا۔

وما ارسلناك الا
كافة للناس بشيراً
ونذيرا۔

یعنی اے نبی تجھ سے پہلے تو وحدت قومی دنیا میں حاصل تھی۔ اب وحدت امم کی بنیاد تیرے ذریعہ سے قائم کی جاتی ہے۔ اور ہم نے تجھ کو سارے لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ کو ہی یہ کمال عطا کیا گیا کہ آپ کے گرد جمیع انسان جمع ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تعلیم میں وحدت انسانی کے لئے بصراحت یہ ارشاد پایا جاتا ہے۔ جو کسی اور نبی کی تعلیم میں نہیں پایا جاتا۔

انا خلقناكم من ذكر
وانثى وجعلناكم شعوباً
وقبائل لتعارفوا ان
اكرمكم عند الله
اتقاكم

یعنی اب جنس۔ پیشے اور قومیت وحدت انسانی کا ذریعہ نہیں ہو سکتیں بلکہ وہ عالمگیر اور ہمہ گیر تعلیم جو حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم پیش کر رہے ہیں وحدت انسانی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس پیغام سے پیشتر دنیا کے خیالات میں کہیں اور مشترک جنس فضیلت تھا جس پر سوسائٹی کی بنیاد تھی۔ اور کہیں پیشوں پر اور کہیں نسلوں پر مگر اس پیغام میں ذکر وانثی میں جنس اور شعوب میں اور قبائل میں نسل اور قومیت کے تصورات کی بجائے عند اللہ اتقاکم کہہ کر فضیلت انسانی کا معیار تقوے ٹھہرایا۔ اور اس طرح جنس اور پیشوں اور نیشنلیز کے غلط تصورات سے شاکر نوع انسان کو ایک جدید انسانی معاشرہ کی طرف دعوت دی گئی۔ چنانچہ عیسائی۔ یہودی۔ آتش پرست۔ مشرک جو بنیادی طور پر ایک بے گانگی کا شعور اپنے اندر رکھتے تھے۔ آپ کی تعلیم ان سب کے لئے وحدت کا موجب بن گئی۔ اور وہ سب ایک ایسے روحانی قبیلے میں منسلک ہو گئے جس میں حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت روحانی باپ کی تھی اور آپ کے ماننے والوں کی ایک روحانی برادری۔ اس عظیم الشان برکت کی بابت منٹگمری واٹ اپنی کتاب محمد ایٹ مدینہ میں لکھتا ہے۔

"قدیم خیالات کے مقابلہ میں اسلام کو ایک عظیم الشان خصوصیت یہ حاصل ہے کہ اس نے امت کا تصور خاندانی رشتہ داریوں کی بجائے مذہب کی بنیادوں پر قائم کیا"

ڈاکٹر رادھا کرشن کے خیالات رسالہ Nation مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۰ء میں طبع ہوئے ہیں وہ فرماتے ہیں۔

"انسان کی عظیم الشان علمی ترقی اور طاقت میں اضافہ کے باوجود امن عالم ہر روز خطرہ میں ہے۔ اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ لوگ اخلاقی طور پر اندھے ہیں اور روحانی طور پر بیمار ہیں۔ اور ابھی تک اس حقیقت کو نہیں سمجھ پائے۔ کہ ہمیں ایک عالمگیر انسانیت کے فرد کے طور پر زندگی بسر کرنا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر فرد انسانیت تمام انسانیت کو ایک یقین کرے۔ بلکہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم مختلف نسلوں میں یگانگت کا احساس پیدا کریں۔ ہندوستان میں ذات پات اور چھوت چھات کا مسئلہ ہمارے راستہ میں حائل ہے۔ مگر ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وحدت انسانی کی راہ میں جو روکیں ہیں وہ اٹھ جاویں۔"

حضرات! یہ روکیں تبھی دور ہو سکتی ہیں کہ دنیا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کو اپنائے جو انسانوں میں وحدت فکری پیدا کرتی اور امن عالم کے قیام کا موجب بن سکتی ہے۔

پانچویں برکت

پانچویں برکت قومی دائرہ میں جو حضرت موسے علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کو ملی تھی وہ یہ تھی خدا تعالے فرماتا ہے۔

فضلناهم على العالمين

یعنی قومی دائرہ اور قومی وسعتوں میں بنی اسرائیل کو دوسروں پر فضیلت عطا کی گئی۔ وہ یہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے۔

كنتم خير امة اخرجت
للناس تامرون بالمعروف
وتنهون عن المنكر

یعنی تمام بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو معلم بنایا جاتا ہے۔ اور یہ شرف کسی اور امت کو عطا نہیں کیا گیا۔ بلکہ حضرت مسیح کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد نے غیر قوموں کو دعوت دی تو دوسروں نے اعتراض کیا۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب خدا تعالے نے یہ اعلان فرمایا۔ اس وقت حضرت خاتم الانبیاء کے ماننے والے مختلف مکاتیب خیال اور طبقات و ممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ تھے۔ اور وہ غیروں کی نگاہ میں پسماندہ تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے کی وجہ سے ہر روز ان کا قدم فضیلت کی طرف بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ اس وسیع اور عریض دنیا میں جا بجا غیروں کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ خاتم النبیین کے ماننے والے دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں چنانچہ بیشتر اوقات ایسا ہوا۔ کہ عیسائیوں نے اسلامی حکومت کو عیسائی حکومت پر ترجیح دی۔ اور اگر کہیں مقابلہ ہوا تو واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ ایک ایک مسلمان ہزار ہزار غیر مسلم پر بھاری تھا۔ اور یہ معاملہ صرف جنگی میدانوں میں ہی نہیں پایا گیا۔ بلکہ علمی میدانوں میں بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں جن کو بدو اور ناخواندہ قرار دیا جاتا تھا بڑے بڑے عظیم المرتبت مخالف علماء عرب اور فلاسفروں کو سر تسلیم خم کرنا پڑا اور اسلام پھیلتا چلا گیا۔ اور لوگ مسلمانوں کی ہدایت کے ماتحت حلقہ بگوش اسلام ہوتے چلے گئے۔ پھر دیگر علوم میں بھی دیکھنے میں آیا۔ کہ وہی پسماندہ سمجھے جانے والے مسلمان ہر علم میں دنیا کے استاد بن گئے اور لاریب یہ تسلیم کیا گیا۔ کہ وہ دنیا کے واسطے بہت بڑی برکت کا موجب ثابت ہوئے چنانچہ رابرٹ بریفالٹ اپنی کتاب دی میکنگ آف ہیومینٹی میں لکھتا ہے

"وہ روشنی جس نے مغرب کو منور کیا اور اس کو ترقی کے راستہ پر ڈالا وہ روم اور یونان سے نہیں حاصل ہوئی۔ بلکہ وہ اسپین کی درسگاہوں سے حاصل ہوئی۔"

حضرات فی زمانہ ۔۔ کہا گیا تھا کہ شاید ابتدائی زمانہ کے واقعات محض اتفاقی حادثات تھے۔ مگر اس زمانہ میں بھی عالمگیر سطح پر یہ رو چل رہی ہے اس امر کے پیش نظر آج غیر مسلموں کو خاتم النبیین کے خدام کی برتری کا اعتراف کرنا پڑ رہا ہے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

متقی کیلئے بہت سی برکات

"بہت سی اور بھی برکات ہیں جو متقی کو ملتی ہیں مثلاً سورۂ فاتحہ میں جو قرآن کے شروع میں ہی ہے۔ اللہ تعالے مومن کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ دعا مانگیں۔ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔ یعنی ہمیں وہ راہ سیدھی بتلا ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام و فضل ہے۔ یہ اس لئے سکھلائی گئی ہے کہ انسان عالی ہمت ہو کر اس کے خالق کی منشا سمجھے اور وہ یہ ہے کہ یہ امت بہائم کی طرح زندگی بسر نہ کرے بلکہ اس کے تمام پردے کھل جاویں جیسے کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ولایت بارہ اماموں کے بعد ختم ہو گئی۔ برخلاف اس کے اس دعا سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے پہلے سے ارادہ کر رکھا ہے کہ جو متقی ہو اور خدا کی منشاء کے مطابق ہے۔ تو وہ ان مراتب کو حاصل کر سکے جو انبیاء اور اصفیاء کو حاصل ہوتے ہیں۔" (ملفوظات)

چنانچہ بڑ پادری اور پنڈت اور کمیونسٹ کسی قدر علوم سے آراستہ ہوتے ہیں مگر ان کے سرکل موجود ہیں کہ اگر کوئی احمدی گفتگو کے لئے آئے تو اس سے احتراز کیا جائے ۔ اور یہی نہیں بلکہ ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آ رہے ہیں ۔ جیسے افریقہ میں ایک طرف کمیونزم کی بے پناہ طاقت ہے اور دوسری طرف عیسائیت کی اور تیسری خاتم النبیین کی امت کے خدام جماعت احمدیہ کی صورت میں بے سرو سامانی کی حالت میں موجود ہیں ۔ مگر اس کے باوجود مخالف علی الاعلان یہ اعتراف کر رہا ہے کہ اگر عیسائی ۲ ہوتے ہیں تو مسلمان سات ہو جاتے ہیں ۔ یہ کرشمہ کس کی برکت کا ہے ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں ؎

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

چھٹی برکت

حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ جو بنی اسرائیل کو اپنے قومی دائرہ میں حاصل ہوئی یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا یعنی ان میں ایسے امام ہوئے جن کی راہ نمائی خود خدا تعالےٰ کیا کرتا تھا ۔ (الم سجدہ ع ۳)

پھر ان نبیوں میں سے ایک نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام تھے جن کی بابت خدا تعالےٰ فرماتا ہے رسولاً الی بنی اسرائیل کہ وہ بنی اسرائیل کی ہدایت پر مامور تھے اور انجیل سے بھی یہی ثابت ہے کہ آپ بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے

حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد یہ برکت دنیا کی ہر قوم سے دائمی طور پر لے لی گئی اور ہمیشہ کے واسطے آپ ہی کے ذریعے آپ کے ماننے والوں کو عطا کر دی گئی ۔ چنانچہ گذشتہ تیرہ صدیوں میں کوئی ایسی صدی نہیں گزری جبکہ خاتم النبیین کے ماننے والوں میں خدا تعالےٰ سے ہم کلام ہونے والے ائمہ موجود نہ رہے ہوں ۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ دین اسلام کی تازگی کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے انسان مبعوث فرماتا رہے گا جو امت کے فائدہ کے لئے اس دین کی تجدید کرنے والے ہوں گے ۔ (ابو داؤد)

پھر جو حالتیں اور ضرورتیں بنی اسرائیل کے واسطے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت کی متقاضی ہوئی تھیں جب امت محمدیہ میں عود کرے گی جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کی امت سے مسیح موعود کو کھڑا کرے گا جیسے کہ آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانو ! تم کو دنیا میں پھر سربلند کرنے کے لئے تمہیں میں سے ایک مسیح بھیجا جائے گا ، چنانچہ ہمارے اس زمانہ میں جبکہ عیسائی پادری جگہ جگہ یہ کہہ رہے تھے کہ اسلام گیا کہ گیا اور یہ منادی کر رہے تھے کہ اے مسلمانو ! خداوند یسوع مسیح کی بھیڑوں میں شامل ہو جاؤ کیونکہ وہ آسمان پر زندہ ہے اور اب آیا ہی چاہتا ہے تب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے خدا تعالےٰ نے ایک انسان کو کھڑا کیا جس نے کہا

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

پس پہلا مسیح تو ایک قوم اسرائیل کی ہدایت کے واسطے آیا ۔ لیکن محمد رسول اللہؐ کا خادم مسیحؑ ساری دنیا میں اشاعت اسلام اور اشاعت نور حضرت خیر الانامؐ کے واسطے بھیجا گیا ۔

ساتویں برکت

حضرت خاتم الانبیاءؐ کی بعثت سے قبل جس قدر نبی آئے وہ سب کے سب ایک محدود قوم اور محدود زمانہ کے واسطے نمونہ تھے ۔ لیکن ان میں کوئی نبی ایسا نہ تھا جو تمام شعبہ حیات میں بنی نوع انسان کے واسطے ایک ہمہ گیر اور عالمگیر نمونہ مہیا فرماتا ۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

اے لوگو یہ رسول تمہارے واسطے نمونہ ہے نیز فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ۔ اس کا آپ اعلان کر دیں کہ محبوب الٰہی وہی بنیں گے وہ میری اتباع کریں گے ۔

حضرات ! جس نبی کی اقتدا و اتباع کو اللہ تعالےٰ اپنا محبوب بننے کا ذریعہ قرار دے اور یہ اعلان کرے کہ بارگاہ رب العزت میں شرف باریابی اسی کو حاصل ہو گی جو آپؐ کی پیروی کریں ۔ سو اس سے بڑی برکت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ کی پیروی سے انسان کو خدا مل جاتا ہے ۔

آٹھویں اور آخری برکت جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو قومی دائرہ میں جو برکت ایک کامل قومی نبی کے ذریعہ حاصل ہوئی وہ یہ تھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے قوم اسرائیل تم ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جو تمہارے لئے مقدر کر دی گئی ہے ۔ اس ارشاد خداوندی کے ماتحت بنی اسرائیل کو ارض مقدس عطا کی گئی جو اس وسیع و عریض دنیا کی وسعتوں میں کنعان کا ایک چھوٹا سا حصہ تھا ۔ مگر حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو برکت مسلمانوں کو عطا کی گئی وہ کسی ایک حصہ تک محدود نہ تھی بلکہ فرمایا لیستخلفنھم فی الارض یعنی روئے زمین پر انہیں خلافت عطا کی جائے گی ۔ جس وقت آپ کو یہ وعدہ دیا گیا اس وقت آپ کے متبعین کی حالت یہ تھی کہ خود اپنی جائے رہائش میں بھی انہیں امن حاصل نہ تھا ۔ اور مخالف یہ امیدیں باندھے بیٹھے تھے کہ آج نہیں تو کل یہ گروہ نابود کر دیا جائے گا ۔ مگر ہوا یہ کہ وہ گروہ ترقی کرتا گیا اور کرتے کرتے تمام عرب پر چھا گیا ۔ اور اس علاقہ پر بھی چھا گیا جو موسیٰ علیہ السلام کے متبعین کو دیا گیا اور پھر اس علاقہ پر بھی چھا گیا جو حضرت زرتشت، حضرت کرشن، رامچندر اور بدھ کے متبعین کو دیا گیا ۔ مگر اس کے بعد وہ زمانہ آیا کہ مسلمانوں کو اپنی غفلت کا نتیجہ بھگتنا پڑا تو مغرب نے یہ بلند بانگ دعاوی الاپنے شروع کر دیئے کہ اب مسلمان چند روز کے مہمان ہیں ۔ مگر دفعۃً حالات نے پلٹا کھایا اور حضرت خاتم الانبیاءؐ کے نائب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے بآواز بلند فرمایا ؎

دوستو ! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اس اعلان خداوندی کے ساتھ دنیا کا نقشہ بدلنا شروع ہوا ۔ اور ان بدلے ہوئے حالات میں مسلمان پھر ابھرتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ اسلام اور مسلمانوں کا قدم آگے بڑھتا ہوا نظر آ رہا ہے ۔ مخالفین اسلام کی طاقتیں ایک دوسرے کے بالمقابل ایسی حالت میں آ چکی ہیں کہ وہ جو قرآن کریم اور احادیث شریف میں کہا گیا تھا کہ ظہور مسیح کے وقت یاجوج و ماجوج کے لشکر ایک دوسرے پر موج کی طرح حملہ آور ہوں گے ۔ مسیح موعودؑ کو ان کا نظارہ ہر گز ان نہیں رحمانی پڑے گی ۔ بلکہ آپس میں ان کی ٹکر سے ان کا زور ٹوٹے گا ۔ وہ وقت آ چکا ہے ۔ مغربی طاقتوں کا زور ٹوٹنے والا ہے اور یہ میرا کہنا ہی نہیں بلکہ خود ان کے مدبرین کا اعتراف ہے ۔ لارڈ ونسٹن چرچل نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ یاجوج و ماجوج ایک دوسرے کے مقابلہ پر کھڑے ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ٹکرا گئے تو مغربی تہذیب کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائیگا ۔

حضرات ہم خدا تعالےٰ کے کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں یہ جانتے ہیں کہ اس پر خطر اور پر فساد سطح کے نیچے درحقیقت دو تحریکیں عیسائیت اور کمیونزم کا مقابلہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے دین سے ہے اور آثار بتا رہے ہیں کہ جلد خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ ہمہ گیر وسعتوں سے پورا ہو گا جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ . . . .

. . . . . زمین کا وارث خدا ہو جائیگا اور تمام سامانوں کا بھی اور یہ تمام لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے ۔ اسی کی طرف یہ الہام مسیح موعودؑ اشارہ کر رہا ہے بحکم اللہ الرحمٰن لخلیفۃ اللہ السلطان یعطی لہ الملک العظیم ونفخ علی یدہ الخزائن نیز بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور الہام ہی یہ بتاتا ہے کہ یہ سب کس طرح ہو گا ۔ فرمایا کل برکۃ من محمد صلعم فتبارک من علم وتعلم ۔ یعنی آنحضرتؐ کی ختم نبوت کی برکت سے ہو گا ۔ اور اسلام کے لئے پھر تازگی کے دن آ جائیں گے ۔ اور ایک ہی کلمہ ہو گا اور ایک ہی قبلہ اور ایک ہی پیشوا ۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ۔

یا ربّ صل علی نبیک دائماً
فی ھذہ الدنیا وبعث الثانی

وکیل المال تحریک جدید کے نام ڈاک

باہر کی جماعتوں کی طرف سے وکالت مال تحریک جدید میں جو ڈاک موصول ہوتی ہے اس میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ دفتری خط و کتابت افسران صیغہ کے ذاتی نام پر بھجوائی جاتی ہے اور اگر متعلقہ افسر رخصت یا دورہ پر ہو تو ایسی خط و کتابت میں بلاوجہ تاخیر واقع ہو جاتی ہے ۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دفتری خط و کتابت پر مشتمل لفافوں پر کسی افسر کا نام تحریر نہ فرمایا کریں ۔ فقط " وکیل المال تحریک جدید ربوہ " لکھنا کافی ہے ۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا :- میاں عزیز احمد صاحب ربوہ (ابن میاں سلطان احمد صاحب درویش مرحوم) بیمار ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین (محمد یٰسین افسر تنظیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مردم شماری کی اہمیت

۱۲ جنوری سے مغربی پاکستان میں مردم شماری شروع ہوچکی ہے۔ انسانوں کی گنتی کا یہ عظیم کام ۳۱ جنوری کو ختم ہوگا۔ اسی ہزار کے لگ بھگ اعزازی کارکن جس میں مدرس۔ پٹواری۔ میونسپل کمیٹی اور دوسرے فلاحی محکموں کے ملازم اور غیر سرکاری لوگ شامل ہیں رضاکارانہ طور پر یہ فرض انجام دے رہے ہیں۔ اس کام کی نوعیت کا تقاضا بھی یہی تھا کہ پڑھے لکھے عوام آگے بڑھتے اور اس کام میں حکومت کا ہاتھ بٹاتے خوشی کی بات ہے کہ عوام کے اس تعاون کی بناء پر مردم شماری کی اس وسیع مہم پر اوسطاً ایک آنہ فی کس خرچ ہورہا ہے۔ اور مردم شماری کے صوباتی محکمے کے ڈائریکٹر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ اتنا کم خرچ دنیا کے کسی بھی ملک میں کبھی مردم شماری پر نہیں ہوا۔

مردم شماری پاکستان کی طرح دنیا کے ہر ملک میں ہر دس سال کے خاتمے پر کی جاتی ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ آج سے پانچ ہزار سال پہلے بھی انسانی تہذیب کے گہوارے بابل و نینوا میں ملک کی معاشی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے مال مویشی کی گنتی کی جاتی تھی۔ مردم شماری کے لئے انگریزی زبان کا لفظ CENSUS یہ پتا دیتا ہے کہ حضرت عیسٰے کی پیدائش سے پانچ سو سال پہلے ساری رومی مملکت میں مردم شماری ہوتی تھی تاہم آج مردم شماری کے ذریعہ ماضی کے مقابلے میں کہیں زیادہ اہم کام لئے جاتے ہیں۔

پاکستان اس وقت اپنے دوسرے پانچسالہ ترقیاتی منصوبے کے خاکے میں رنگ بھر رہا ہے۔ لیکن ترقیات کا کوئی منصوبہ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک ملک اور عوام کے ہر مسئلہ کے بارے میں ہمارے سامنے صحیح اعداد و شمار نہ ہوں۔ صحیح اعداد و شمار وہ آئینہ ہے جس میں ہم ملک کی حقیقی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہمیں صحیح طور پر یہ پتہ چل جاتا ہے کہ ہم اپنی اجتماعی زندگی کے کن کن شعبوں میں کمزور ہیں اور تشخیص کے بعد مرض کا علاج آسان ہوجاتا ہے کیونکہ مردم شماری ایک بلیغ اصطلاح ہے۔ اس کا مقصد محض یہ معلوم کرنا نہیں ہے کہ ہمارے ملک کے کس صوبے میں کتنے آدمی بستے ہیں۔ مردم شماری فارم میں اڑتالیس خانے ہیں اور ان کے صحیح جوابات کی بناء پر یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ملک میں کتنے مرد کتنی عورتیں اور کتنے بچے ہیں۔ ان میں سے کتنے اتنے پڑھے ہوئے ہیں جو کسی چھپی ہوئی عبارت کو صحیح طور پر پڑھ سکیں۔ کتنے ناخواندہ ہیں اور کتنے اعلےٰ تعلیمیافتہ مردوں کا پیشہ کیا ہے۔ ان میں مزدور کتنے ہیں، ملازم کتنے ہیں۔ کتنے کاشتکاری کرتے ہیں۔ اور کتنے بے کار ہیں۔ جو مردوزن کام کرتے ہیں ان میں ہنرمند کتنے ہیں۔ اور غیر ہنرمندوں کی تعداد کتنی ہے۔ ان معلومات کی روشنی میں حکومت کو اعلیٰ تعلیم اور بالغوں کی تعلیم کا منصوبہ بنانے میں مدد ملتی ہے۔ مزدوروں کو ہنر سکھانے اور تربیت دلانے کا منصوبہ بنایا جاسکتا ہے اور صحیح افرادی طاقت کا علم ہوسکتا ہے اسی طرح مختلف عمر کے بچوں کی صحیح تعداد اور ان کے بارے میں معلومات ہوں تو ان کے لئے ٹھوس تعلیمی منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ صحت کے بارے میں معلومات کی بناء پر بیماریوں کی روک تھام ہسپتالوں اور کلنک کے قیام کی تجاویز بنائی جاسکتی ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ مردم شماری کے بغیر کوئی منصوبہ خواہ وہ ایک سال کا ہو یا پانچ سال کا ― نہیں بنایا جاسکتا۔

مردم شماری کے بعد ہی ہم پر یہ حقیقت واضح ہوسکتی ہے کہ ہمارے ملک کی آبادی میں اضافے کی رفتار کیا ہے اور کیا ہمارے ملک میں اتنی خوراک پیدا کی جاسکتی ہے جو نئی آبادی کے لئے کافی ہو؟

اوپر مردم شماری کے جو مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ وہ اسی صورت میں پورے ہوسکتے ہیں جب کہ ہم میں سے ہر شخص بالکل صحیح معلومات فراہم کرے۔ اس میں ہر شخص کا اپنا فائدہ بھی ہے اور ملک کی حالت بھی اسی صورت میں سدھاری جاسکتی ہے۔ مغربی ملکوں کی ترقی کا بڑا راز یہ ہے کہ ان کی حکومتوں کے پاس ہر مسئلہ کے بارے میں صحیح اعداد و شمار ہوتے ہیں جن کی بنیاد پر حکومتیں مستقبل کے منصوبوں کی عمارت استوار کرتی ہیں۔ اگر ہمارے پاس بھی صحیح اعداد و شمار ہوں تو ترقی کی منزلیں طے کرنا مشکل نہیں اسلئے ہمارا فرض ہے کہ مردم شماری کے عملے سے پورا تعاون کریں۔

اس سلسلہ میں یونین کونسلوں کو بھی اپنا فرض پوری طرح بجالانا چاہیئے یونین کونسل کے ارکان سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ مردم شماری کے کام میں ہر طرح ہاتھ بٹائیں گے اپنی اپنی کونسل میں رہنے والوں کو مردم شماری کی اہمیت کی تفہیم کرائی جائے اور انہیں مردم شماری کے گوشوارے کے مختلف سوالات کا جواب دینے میں ان کی مدد کی جائے۔ تو یہ کام آسان ہوجائے گا۔

اعلان نکاح اور درخواست دعا

مورخہ ۱۰ جنوری بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آر۔ خواجہ صاحب ابن مکرم مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح امتہ الکریم صاحبہ رضیہ بنت محترم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب آف بورنیو حال ربوہ کے بعوض پانچ ہزار روپیہ مہر قرار پایا ہے
بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

اعلان نکاح

محترم منور احمد صاحب ولد میاں محمد ابراہیم صاحب صراف ساکن بدوملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزی سلیم اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ساکن کلاسوالہ کے ہمراہ بعوض دو ہزار حق مہر پر مکرم مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۲۷/۱۲ مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس خوشی کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

(محمد امین صراف قلعہ سوبھا سنگھ سیالکوٹ)

نوٹ:۔ مندرجہ بالا اعلان نکاح میں مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۱ء کے پرچہ میں نام غلط شائع ہوگیا تھا۔ اس لئے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ مینیجر

درخواست دعا

از محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

یہ عاجز قریباً پچیس ۲۵ سال سے مرض ذیابطیس میں مبتلا ہے اسکی وجہ سے دونوں آنکھوں پر اثر پڑا ہے اور موتیا آہستہ آہستہ اتر رہا ہے اب بائیں آنکھ قریباً پک گئی تھی کہ اس میں شدید درد کا حملہ شروع ہوگیا ہے۔ مجھے شدید نکرسے بھی ہیں اور شدید ECZEMA کی تکلیف بھی دیر سے ہے۔ اسکے علاوہ میرے ناک میں بھی بہت تکلیف ہے ان حالات میں آنکھوں کا اپریشن پُراز خطرات ہے کہ بینائی ہمیشہ کے لئے ضائع نہ ہو جائے۔ اگر یہ درد جاری رہا تو ڈر ہے کہ اپریشن سے پہلے ہی بینائی ضائع نہ ہو جائے۔ میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری بینائی کامل طور پر درست کردے اور باقی زندگی اپنے گناہوں کی معافی اور خدمت دین میں گزارنے کی توفیق دے اور انجام بخیر ہو آمین۔

(عطاء اللہ)

انڈونیشیا کے تبلیغی حالات پر ایمان افروز لیکچر

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر مستفید ہوں

ربوہ ۲۱ جنوری۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی امام الدین صاحب جو سالہا سال انڈونیشیا میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۱ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد محمود میں انڈونیشیا میں اشاعت اسلام اور احمدی نوجوانوں کی قابل قدر مساعی کے موضوع پر ایک لیکچر دیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوکر مستفید ہوں۔

(عبدالرشید صدر محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

چندہ وقف جدید - سال چہارم

وقف جدید ایک شاندار تحریک ہے جس کے نتائج نہایت خوش کن ہیں آپ اس میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں - اپنے وعدوں کے ساتھ اپنے بیوی بچوں اور بزرگوں کی طرف سے بھی وعدے بھجوائیں - جزاھم اللہ تعالےٰ

(ناظم وقف جدید - ربوہ)

فہرست السّابقون الاوّلون

(قسط نمبر ٦)

تحریک جدید کے اعلان کے بعد ابتدائی مہینوں میں اپنا وعدہ سو فیصدی نقد ادا کر دینے والے مجاہدین سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق السابقون الاوّلون کہلاتے ہیں جو احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اشاعت اسلام کے اخراجات کو اپنے ذاتی اخراجات پر مقدم رکھتے ہوئے چندہ تحریک جدید اوائل میں ہی نقد پیش کر دیا۔ چنانچہ ایسے مخلصین کی چھٹی فہرست درج ذیل ہے -

(وکیل المال تحریک جدید)

نمبر	نام	رقم
۱۰۱	مکرمہ صغریٰ فاطمہ صاحبہ - دارالرحمت غربی ربوہ	۱۰ - ۰ روپے
۱۰۲	مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ	۱۱۲ - ۰ "
۱۰۳	" مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۸۸ - ۰ "
۱۰۴	" منشی محمد موسیٰ صاحب معہ اہل وعیال و والدین بشیر آباد	۱۳۸ - ۰ "
۱۰۵	" مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن	۷۳ - ۰ "
۱۰۶	" چوہدری پیر محمد صاحب بشیر آباد معہ اہل وعیال	۸۷ - ۰ "
۱۰۷	" چوہدری محمد اسلم صاحب - ملتان شہر	۱۸ - ۰ "
۱۰۸	" سید مرتضیٰ علی صاحب - کراچی	۱۱۰ - ۰ "
۱۰۹	" عبدالسمیع صاحب حسنی ٹنڈو الہ یار	۲۲ - ۰ "
۱۱۰	" شیخ محمد شفیع صاحب - بودھراں	٦ - ۰ "
۱۱۱	" چوہدری عبدالحق صاحب ورک - کراچی	۵۵ - ۰ "
۱۱۲	" ملک صاحب خانصاحب نون سرگودھا	۴۰۰ - ۰ "
۱۱۳	مستورات دو بیگمات ملک صاحب موصوف " "	۲۰۰ - ۰ "
۱۱۴	مکرم چوہدری ایاس الدین صاحب چک ۱۲۷ بہلول پور لائلپور	۵ - ۸ "
۱۱۵	" مولوی عبدالکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی چک ۲ T-D-A	۱۰ - ۰ "
۱۱٦	مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ حیدر علی صاحب چک ۱۲۱ ج ب لائلپور	۵ - ۸ "
۱۱۷	مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ خادم حسین صاحب " "	۵ - ۰ "
۱۱۸	مکرم قریشی محمد سعید صاحب چک ۲۹ رجانہ اسٹیٹ	٦۵ - ۰ "
۱۱۹	" عبدالحکیم خانصاحب جہلم	۱۱ - ۰ "
۱۲۰	" چوہدری محمد خانصاحب چک ۳۱۲ ج ب کنگوڑاں - لائلپور	۲۰ - ۰ "
۱۲۱	" چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب " "	۵ - ۰ "
۱۲۲	" میر محمد صاحب ولد سردار خانصاحب تنکائی ضلع ڈیرہ غازیخان	۵ - ۸ "
۱۲۳	مکرمہ جنت بی بی صاحبہ چک ۵۹۱ گ ب لائلپور	۱۴۵ - ۰ "
۱۲۴	مکرم چوہدری نثار احمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۵ - ۱ "
۱۲۵	مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " "	۵ - ۱ روپے

انتخاب امیدوار کمشن ایئر فورس

جنرل ڈیوٹیز پائلٹ برانچ - انٹرویو پی اے ایف ریکروٹنگ آفس ۳۵ ایبٹ روڈ لاہور ۲۵ و ۲۷/۱/٦۱ و ۳۰/۱/٦۱ و ۱/۲/٦۱ ، ۳/۲/٦۱ و ٦/۲/٦۱ روزانہ ۸ ½ تا ۱۱ بجے۔

شرائط :- پاکستانی - غیر شادی شدہ - میٹرک سائنس فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ یا سیکنڈ ڈویژن (۲) فزکس یا جنرل سائنس - عمر ۱/۵/٦۱ کو ۱٦ تا ۲۲ اصل سند میٹرک پیش ہو۔

(ناظر تعلیم) ۱۹/۱/٦۱

وعدہ جات چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اضافہ کے ساتھ وعدہ جات ارسال فرمائے ہیں - جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء -

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ مع مکمل پتہ	حالیہ وعدہ
۱	بابو عبدالرحمٰن صاحب گوجرانوالہ	٦٦/-
۲	چوہدری پیر محمد صاحب گوجرانوالہ	۱۱۲/-
۳	ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی	
۴	والدہ صاحبہ و اہلیہ صاحبہ	۱۱۴
۵	ملک عبدالحمید صاحب لاہور	٦۵/-
٦	شیخ محمد احمد صاحب لائلپور	٦۲/-
۷	قریشی عبدالعزیز صاحب "	٦۷/-
۸	افتخار احمد صاحب فاروقی لائلپور	۵۰/-
۹	ملک بشیر احمد صاحب "	٦۲/-
۱۰	ددھا ناصر احمد صاحب "	۲۷/-
۱۱	ڈاکٹر محمد طفیل صاحب "	۳۰/-
۱۲	ملک برکت علی صاحب "	۳٦/-
۱۳	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری	۳۷/-
۱۴	محمد علی صاحب طاہر - لائلپور	۳۳/-

"تمام لجنات کیلئے ایک ضروری اعلان"

یوم مصلح موعود کی تقریب پر ایک تحریری مقابلہ

انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ فروری یوم مصلح موعود کے موقع پر ایک تحریری مقابلہ پیشگوئی مصلح موعود پر ہوگا۔ اس پیشگوئی کے متعلق سوالات ڈالیں جائیں گے لجنہ اماء اللہ ربوہ اور لجنات بیرون سے درخواست ہے کہ جو بہنیں اس امتحان میں شامل ہونا چاہیں جلد از جلد اپنے نام بھجوا دیں تاکہ باہر کی لجنات کو وقت پر پرچے بھجوائے جا سکیں۔ نیز اس موقع پر تقریری مقابلہ جات بھی ہر جگہ کرائے جائیں۔

ناصرات الاحمدیہ کا بھی امتحان ہوگا۔ بچیوں کی سمجھ کے مطابق الگ پرچہ ہوگا۔ ناصرات الاحمدیہ کی فہرست بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان کے پرچے بھی ساتھ ہی بھجوائے جائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱- میرے ایک عزیز جماعت دوست چوہدری صادق حسن صاحب لاہور جاتے ہوئے ایک حادثہ میں شدید مجروح ہوئے ہیں - بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

امین الرشید ہاشمی ضم دیڈ کمپنی - انارکلی لاہور

۲- میرے والد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب عبہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ دمہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو مکمل صحت عطا فرمادے۔

(خاکسار عبدالرشید کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۵/۱/٦۱ بروز جمعرات بوقت صبح آٹھ بجے محترمہ عائشہ بی بی اہلیہ ملک سلطان علی صاحب ذیلدار مرحوم کھوکھر غربی بعمر ۷۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نہایت نیک حلیم الطبع خاتون تھیں - احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمادیں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمادیں

(مولوی محمد صدیق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گوجرانوالہ)

اعلان ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی منظور احمد صاحب آف کویت کو اللہ تعالےٰ نے کویت میں تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے

حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا نام "عمر احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ کہ وہ نومولود کی درازی عمر و خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مبارک احمد عابد دارالرحمت شرقی ربوہ معرفت مستری محمد صدیق صاحب)

نیک نیتی سے مشکل ترین مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں

امرتسر کے اجتماع میں گورنر مغربی پاکستان کا اعلان

لاہور۔ ۲۱ جنوری۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا ہے کہ سرحدی تنازعہ کا تصفیہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ پر خلوص کوششوں سے ہم انتہائی مشکل مسائل بھی خوش اسلوبی سے حل کر سکتے ہیں۔ ملک امیر محمد خاں نے آج امرتسر (مشرقی پنجاب) میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان بعض اہم مسائل کا تصفیہ ابھی تک نہیں ہوا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر دونوں ملکوں کے لیڈر صحیح تدبر، فراست اور خیرسگالی کے جذبہ سے کوشش کریں تو وہ ان مسائل کو حل کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے درمیان خیرسگالی اور باہمی تعاون کا جو ماحول قائم ہوا ہے۔ وہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اور تعاون کے ایک نئے دور کا ایک آغاز ثابت ہوگا۔

مغربی پاکستان کے گورنر نے دونوں ملکوں کے عوام اور لیڈروں پر زور دیا کہ انہیں باہمی دوستی کی ایک ایسی مضبوط بنیاد تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کوئی بھی شخص یا حالات کا کوئی بھی عنصر اس بنیاد کو متزلزل نہ کر سکے۔

گورنر مشرقی پنجاب

اس سے قبل مشرقی پنجاب کے گورنر مسٹر گیڈ گل نے مغربی پاکستان کے خیرسگالی وفد کے ارکان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا مجھے امید ہے کہ دونوں ملکوں کے باقی ماندہ مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ لیکن جب تک ان مسائل کا تصفیہ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک ہمیں اس بات کی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان جو دوستانہ فضا پیدا ہو گئی ہے اسے برقرار رکھا جائے۔

مسٹر گیڈ گل نے کہا کہ کل لاہور میں پاکستان کے عوام نے ہمارا خیر مقدم جس خلوص کے ساتھ کیا ہے۔ اس سے ہمارے دلوں پر بہت گہرا اثر ہوا ہے اور پاکستانیوں کی محبت اور ان کے خلوص نے یہ واضح کر دیا ہے کہ پاکستانی عوام کے دلوں میں بھی ہمارے لئے محبت کے ایسے ہی جذبات ہیں جیسے ہمارے دلوں میں پاکستان کے عوام کیلئے ہیں۔

مشرقی پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار پرتاپ سنگھ کیروں نے کہا کہ دونوں ملکوں کو ایک جیسے مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے جن کا صحیح حل باہمی تعاون ہی سے ممکن ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔

مشرقی پنجاب کے وزیر مال گیانی کرتار سنگھ وزیر صنعت پنڈت موہن لال اور امرتسر میونسپل کمیٹی کے صدر نے بھی اس جلسہ عام سے خطاب کیا۔ گیانی کرتار سنگھ نے کہا کہ تجارت اور کاروباری تعلقات بڑھانے کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان آمد و رفت کی سہولتوں میں اضافہ کیا جائے۔

مشرقی پنجاب کے وزیر صنعت پنڈت موہن لال نے تجویز پیش کی کہ سرحدی تنازعہ کے تصفیہ کی یادگار دونوں ملکوں کو مشترکہ طور پر ہر سال منانی چاہیئے کیونکہ سرحدی جھگڑے کا تصفیہ دونوں ملکوں کے باہمی تعلقات کی تاریخ کا بہت بڑا واقعہ ہے۔

گورنر مغربی پاکستان کی تقریر کا متن درج ذیل ہے۔

"آپ نے جس گرم جوشی، محبت اور خلوص سے میرا اور میرے رفقائے سفر کا استقبال کیا ہے اس سے ہم سب بہت متاثر ہوئے ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے جذبات محبت کی صدق دل سے قدر کرتے ہیں۔"

"ملک کی آزادی کے بعد بھارت اور پاکستان کے مابین کئی ایسے اہم مسائل پیدا ہو گئے تھے جن کا تصفیہ باہمی امن و سکون کے پیش نظر ناگزیر تھا اور یہ اندیشہ تھا کہ اگر ان جھگڑوں کا کوئی قابل اطمینان حل تلاش نہ کیا گیا تو ممکن ہے کہ یہ مسائل ایک سنگین تنازعہ کی صورت اختیار کر لیں جس سے دونوں ہمسایہ ممالک کے خوشگوار تعلقات پر برا اثر پڑے۔ اور بین الاقوامی اداروں میں ہمیں وہ وقار اور قوت حاصل نہ ہو سکے جو برصغیر کی تقسیم کا سب سے بڑا مقصد تھا۔ دونوں ملک جغرافیائی اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب ہونے کے علاوہ تاریخی روایات اور قدیم تعلقات کے ایسے مضبوط رشتوں میں منسلک تھے کہ ہمیں توقع تھی کہ تقسیم ملک کے باوجود ہم ایک دوسرے سے الگ نہ ہو سکیں گے اور ہماری سرحدوں کا تعین جذباتی اختلافات کا باعث نہ بن جائے گا۔ مگر ان اہم مسائل کے حل کے ظاہری فقدان کے باعث ایک مدت تک ہمارے امیدیں مایوسیوں سے دوچار ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے محبوب رہنما فیلڈ مارشل محمد ایوب نے اپنی نیک اور شریفانہ فطرت کے مطابق فیصلہ کیا کہ ان مسائل کے حل کی تلاش کے لئے دیانتدارانہ اور مصالحانہ کوشش کی جائے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے محترم لیڈر بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے یکم ستمبر ۱۹۵۹ء کو پالم کے ہوائی اڈے پر بہ نفس نفیس تبادلہ خیالات کیا اور یہ اس بابرکت ملاقات کا نتیجہ ہے کہ وہ جمود ختم ہو گیا جس کے باعث ان مسائل کا حل ایک منزل دشوار گذار کی طرح ناقابل عبور نظر آ رہا تھا۔

"ان مسائل میں مغربی اور مشرقی پنجاب کی سرحدوں کے تعین اور ان کی حد بندی کا مسئلہ ایک مشکل اور پیچیدہ صورت اختیار کر چکا تھا۔ اور ہزار کوشش و سعی کے باوجود حل ہونے ہی میں نہیں آتا تھا۔ مگر یہ ہمارے محبوب صدر مملکت اور آپ کے قابل احترام وزیر اعظم کے باہمی تعاون اور ان کے پرخلوص جذبۂ مفاہمت و رواداری ہی کا کرشمہ ہے کہ اس بظاہر ناقابل حل مسئلے کے تصفیہ کی ایک قابل اطمینان صورت پیدا ہو گئی۔ اس ضمن میں آپ کی طرف سے سردار سورن سنگھ اور ہماری طرف سے لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ کی مساعی حسنہ باعث فخر ہیں جنہوں نے بڑی کاوش اور وسعت نظر سے کام لے کر ان مرحلوں کو کامیابی سے طے کیا جو منزل مقصود تک پہنچنے کی راہ میں بہت دشوار گذار تھے مشرقی اور مغربی پنجاب کے حد فاصل پر ۳۵۰ میل طویل فاصلے کے سروے کی تکمیل اور صحیح حد بندی کے مقصد کو پیش نظر رکھ کر ضروری نقشوں کی بروقت تیاری۔ محکمہ سروے کے کارکنوں کی محنت اور ان کی قابلیت کا ثبوت ہے۔ اب ان تنازعوں اور فتنہ انگیزیوں کا کوئی امکان نہیں رہا جو بالعموم ان دونوں ہمسایہ ممالک کے امن و سکون کو آئے دن مخدوش بنائے رکھتے تھے۔ اب مشرقی پنجاب اور مغربی پاکستان کے باشندے اور ارباب بست و کشاد صحیح صورت حال سے آگاہ ہو گئے ہیں۔ اور متنازعہ علاقے حق بحقدار رسید کے مصداق اپنے اپنے ملک کا جزو بن گئے ہیں۔ اور آج ہم اس تاریخی معاہدے پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے امرتسر کے مشہور تاریخی شہر میں موجود ہیں۔ اس امن و آشتی کی دلپسند تقریب کے لئے امرتسر کا انتخاب بہت سی وجوہ کے باعث موزوں اور مناسب تھا۔ کیونکہ اسی قابل احترام سر زمین سے گورو نانک جی نے اکثر اعظم کے مختلف باشندوں کو خدا کی توحید اور نوع انسانی کی اخوت کا مقدس پیغام دیا تھا اور جہاں خدائے واحد کی اس مشہور عبادت گاہ سے جسے عرف عام میں دربار صاحب کہتے ہیں دن رات اس پیغام کے میٹھے رسیلے شبد سنائی دیتے رہتے ہیں۔

"اس مسئلہ کے حل کا ایک خوشگوار پہلو یہ بھی ہے کہ ہم اس حقیقت سے آگاہ ہو گئے ہیں کہ اگر نیت نیک ہو اور حسن عمل اس کی راہنمائی کرے تو مشکل سے مشکل مسئلوں کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے اور ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کے لئے موزوں اور ساز گار فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ ہمارے ان دونوں ہمسایہ ممالک کے مابین ابھی کئی اہم اختلافی مسائل موجود ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر ان دونوں ممالک کے ارباب حل و عقد نے اسی فراست، تدبر اور دانشمندی سے کام لیا جو اس حد بندی مسئلے کے سلسلے میں بروئے کار آئی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ مسائل بھی اسی کامیابی سے طے نہ ہو سکیں جس پر اظہار شادمانی کے لئے ہم آج جمع ہوئے ہیں۔

"میں بھارت کی حکومت اور اس کے باشندوں کے لئے پاکستان کی طرف سے محبت اور خیرسگالی کا پیغام لایا ہوں اور میری دعا ہے کہ آپ کا عظیم الشان ملک اور اس کے باشندے فارغ البال اور خوشحال کی زندگی بسر کریں اور بھارت اور پاکستان کے باشندوں کے دل میں محبت کے پر خلوص جذبات جاگ اٹھے ہیں۔ وہ ان دونوں ممالک کا بخت بیدار بن جائیں اور دونوں ہمسایہ ممالک کی برادری اور دوستی ایسی مستحکم مضبوط اور پائیدار بنیادوں پر قائم ہو جائے جنہیں دنیا کا کوئی انقلاب اور زمانے کا کوئی تغیر متزلزل نہ کر سکے اور ان دونوں ممالک کے باشندے ایک دوسرے کے حریف ہونے کے بجائے ایک دوسرے کے ساتھی بن کر ترقی و اقبال مندی کی منزلیں طے کرتے رہیں۔ ہمیں اس حقیقت کو فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ برصغیر ہند و پاکستان کی موجودہ نسل کے افراد جانے پہچانے لوگ ہیں اور ان میں سے بیشتر ایک دوسرے سے دوستی اور یگانگت کے رشتوں میں مربوط ہیں۔ اگر ہم نے اپنے فرض ادا کرنے میں کوئی کوتاہی کی اور ہند و پاکستان کے باشندوں کو دوستی اور یگانگت کے رشتوں سے مربوط نہ کیا تو ممکن ہے کہ آنے والی نسلیں اس فرض کو انجام نہ دے سکیں۔

میں آخر میں آپ سب کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے اس امر کے اظہار سے بڑی مسرت ہے کہ آپ نے جس خلوص سے ہمارا خیر مقدم کیا ہے۔ اس کے گہرے نقوش ہمارے دلوں میں ہمیشہ تازہ رہیں گے خدا کرے آج کی یہ مبارک تقریب ہمارے اور آپ کے لئے ایک پائیدار اور خوشگوار دوستی کی تمہید ثابت ہو۔ اور خیرسگالی کا یہ باہمی تبادلہ ہمارے اور آپ کے لئے موجب ہزار برکت بن جائے

ربوہ میں تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

(بقیہ صفحہ اوّل)

سکول سیکشن :-

۱۔ پی اے ایف سکول سرگودہا بالمقابل ٹی آئی سکول ۴۱-۱۷
۲۔ سی ٹی آئی ہائی سکول سیالکوٹ بالمقابل جامعہ احمدیہ ۴۹-۲۲

کلب سیکشن کے چھ شاندار میچوں میں سے علی الخصوص سی ٹی آئی کلب سیالکوٹ اور ٹی آئی کلب ربوہ کے درمیان نیز پاکستان ریلوے کلب لاہور اور برادرز کلب لاہور کے درمیان جو میچ ہوئے وہ دونوں ہی بہت معرکے اور ٹکر کے میچ تھے۔ اول الذکر میچ کی ایک بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں دونوں طرف سے باسکٹ بال گیم کی بعض نہایت معروف اور نامور ہستیوں نے بطور کھلاڑی حصہ لیا چنانچہ ٹی آئی کلب ربوہ کی ٹیم میں آر ایں۔ ل صاحب پرنسپل مشن ہائی سکول گجرات، مسٹر خورشید آف پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا اور خود ٹورنامنٹ کمیٹی کے سیکرٹری خان نصیر احمد خان صاحب شریک تھے۔ اور سی ٹی آئی کلب سیالکوٹ کی طرف سے لال موتی لال صاحب پرنسپل مشن ہائی سکول سیالکوٹ اور کلب کے تین نامور امریکن کھلاڑی کھیل رہے تھے۔ ان سب نے وہ وہ جوہر دکھائے کہ سب عش عش کر اٹھے اور ٹورنامنٹ کی شان دوبالا ہو گئی۔ اسی طرح ریلوے اور برادرز کے درمیان جو میچ ہوا وہ بھی ایک خاص شان کا حامل تھا۔ اس میں ریلوے کی طرف سے ملک کے نامور کھلاڑی جاوید گیم پر چھائے رہے ریلوے کا پلہ شروع ہی سے بھاری تھا گو برادرز نے کچھ وقت کیلئے اپنے کھیل کو سنبھالنے کی بہت کامیاب کوشش کی لیکن ریلوے پر سبقت نہ لے جا سکے، دراصل برادرز کے نامور کھلاڑی جاوید کے ریلوے میں چلے جانے سے دونوں ٹیموں کی متقابل حیثیت میں جو فرق پڑا ہے وہ اس میچ میں بھی نمایاں تھا۔ برادرز کی ٹیم میں اب وہ جان اور وہ سکت نظر نہیں آتی جو اس کا طرۂ امتیاز تھی۔ امسال ینگ سپورٹس کراچی کی ٹیم یمانور کی کمی بھی جو اس سال نہیں آ سکے بہت محسوس ہوئی۔

تاہم ملک کے نامور کھلاڑی محمد خاں اپنی ٹیم کی طرف سے دونوں میچوں میں چھائے رہے اور انہوں نے بہت اعلیٰ معیار کے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ توقع ہے کہ پولیس کے نامی گرامی کھلاڑی اپنے اصل جوہر آج فائنل میں دکھائیں گے

کلب سیکشن میں ینگ سپورٹس کے محمد خاں ریلوے کے جاوید، سی ٹی آئی کے لال موتی لال ایگریکلچر کالج لائلپور کے رفیق، پولیس کے محمد شریف، وائی ایم سی اے کے ضیاء اور ٹی آئی کلب کے خان نصیر احمد خان نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا ان کا ایک میچ کا زیادہ سے زیادہ سکور علی الترتیب ۳۹-۲۲-۱۹-۱۹-۱۸-۱۶-۱۶ رہا۔

کالج سیکشن میں ٹی آئی کالج کے خالد، دیال سنگھ کالج لاہور کے مسعود جاوید، ٹی آئی کالج کے لطیف، گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے مقبول اور گورنمنٹ کالج لاہور کے سعید کا کھیل خاص طور پر بہت پسند کیا گیا انہوں نے ایک میچ میں زیادہ سے زیادہ جو پوائنٹ سکور کئے وہ علی الترتیب درج ذیل ہیں:- ۲۷، ۲۱، ۱۸، ۱۸، ۱۸

سکول سیکشن میں پی اے ایف سکول سرگودہا کے رؤف اور قیوم سی ٹی آئی سکول سیالکوٹ کے اسلم، جامعہ احمدیہ کے قاضی نعیم الدین اور ٹی آئی ہائی سکول کے سعادت نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کر کے خراج تحسین حاصل کیا۔ انہوں نے علی الترتیب ۲۷، ۲۶، ۱۶، ۱۴ اور ۱۰ پوائنٹ سکور کئے۔

کل کے سولہ شاندار میچوں کے علاوہ باسکٹ بال رولز پر ایک لیکچر بھی ہوا جو نہ صرف کھلاڑیوں بلکہ ناظرین کے لئے بھی بہت دلچسپی کا موجب ہوا یہ لیکچر باسکٹ بال گراؤنڈ میں ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر لال موتی لال صاحب پرنسپل مشن ہائی سکول سیالکوٹ نے دیا۔ جس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ بھی خاصی دیر جاری رہا۔

رات کو مہمان خانہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مہمان کھلاڑیوں کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔

خالص بیجوں کی فراہمی کا مسئلہ قومی سطح پر حل کیا جائے (گورنر)

لاہور ۲۱ جنوری۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا ہے کہ خاص بیجوں کو ترقی دینے اور انکی پیداوار بڑھانے کا مسئلہ قومی پیمانہ پر حل کرنے کی کوشش کی جائے گورنر مغربی پاکستان نے خالص اور عمدہ قسم کے بیجوں کے استعمال اور پیداوار بڑھانے کی عالمی مہم کے سلسلہ میں ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ خالص بیجوں کی ترقی اور انکی پیداوار میں اضافہ فرد واحد یا کسی ایک تنظیم کا کام نہیں یہ مسئلہ قومی پیمانے پر زبردست مساعی کا مقتضی ہے اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت کسانوں اور تاجروں کو ہر مرحلہ پر خالص اور عمدہ بیجوں کو ملاوٹ سے بچانے کے لئے مشترکہ طور پر انتہائی قریبی تعاون سے مسلسل اپنی کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔ خالص بیجوں کے استعمال کو مقبول بنانے کی مہم اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کی تحریک پر دنیا بھر کے ملکوں میں شروع کی گئی ہے۔

مولوی ابوالحسنات کا انتقال

لاہور ۲۱ جنوری۔ مسجد وزیر خاں کے خطیب مولوی ابوالحسنات سید محمد احمد قادری کل بعد دوپہر انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ستر سال تھی۔

تقریب رخصتانہ

مؤرخہ ۱۵ جنوری میرے محترم دوست اعجاز احمد صاحب اعجاز ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ڈار مغلپورہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر محمد صاحب آف شام نگر چوبرجی لاہور سے مورخہ ۲۲ جولائی ۶۰ء کو پڑھا گیا تھا۔ اگلے روز مورخہ ۱۶ جنوری کو مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ڈار نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

عبدالرشید طارق
گنج مغلپورہ لاہور